Question: 1

اسلام میں گڈ گورننس

تعارف

گورننس کا تعلق عوام کی فلاح و بہبود کے لیے حکمتی پالیسز کو مرتب و عمل درآمد کروانے سے ہے۔ اسلام جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ گڈ گورننس یا گورننس کے لیے بھی راہنمائی خدائی احکامات سے ہی لیتا ہے تاکہ عوام کو ان کے خدا کی طرف سے جو دیے گئے حقوق میں کوئی کوتاہی نہ کی جا سکے۔ جیسا کہ قرآن و سنت اسلامی نظام کے ماخذ ہیں جن کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود، معاشی نظام کی بہتری، عدالتی انتظامات کی درستی، فوجی، سیاسی در حقیقت زندگی کے تمام معاملات میں اسلام انسان کی راہنمائی آفاقی اصولوں پر کرتا ہے۔ اسلام میں خلیفہ جو کہ عوام کی رائے سے چنا جاتا ہے ان تمام معاملات زندگی کو بہتر کرنے میں کوئی کسر نہیں رکھتا۔

گورننس کی تعریف

گورننس کا تعلق عوامی معاملات اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے بنائی جانے والی پالیسیز سے ہوتا ہے تاکہ عوام اپنے منتخب کردہ معاشرہ میں اپنے حقوق کا تحفظ کر سکیں۔

Scanned with CamScanner

اسلامی گورننس کا خاکہ

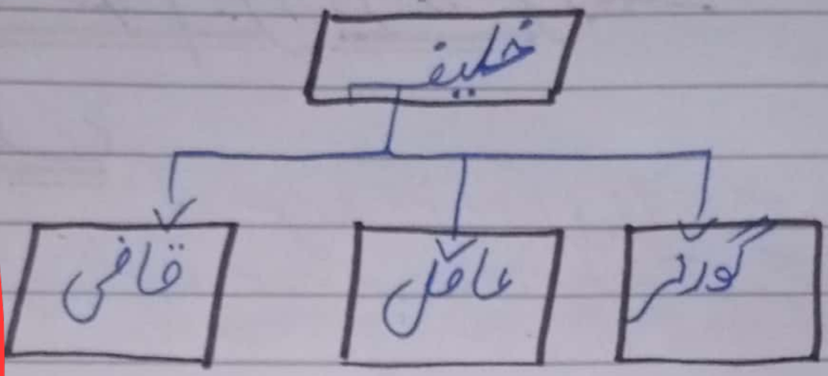

خلیفہ عوامی رائے سے شوریٰ کے ذریعے منتخب کیا جاتا ہے۔ جو روز مرہ معاملات میں تقویٰ، امانت، جوابدہی وغیرہ کا خاص خیال رکھتا ہے۔ اسی طرح خلیفہ اپنی ہر علاقے کا گورنر منتخب کرنے کا حق رکھتا ہے اور قاضی چاہے صوبے کا ہو یا ضلع کا اس کو عہدہ دینا اور عہدے سے بغیر کسی شرعی عذر کے وہ بھی خلیفہ کے حقوق میں شامل ہیں۔

اسلامی گورننس کے ماخوذ

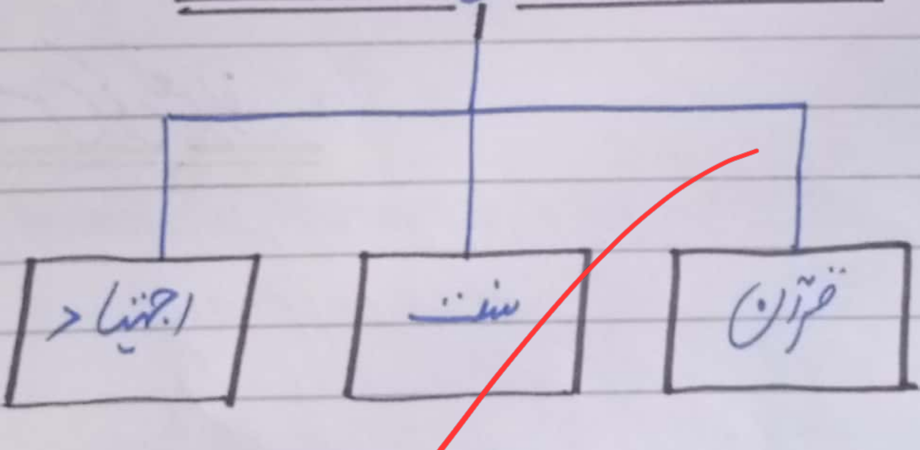

اسلام میں کسی بھی معاشرے کو جو آفاقی تصور ہیں قرآن کی صورت میں پیش کئے ہیں، وہی انسانیت کی بھلائی کے لیے گورننس رہنما اصولوں میں شامل کرتی ہے اسی طرح اگر اسلامی نظام میں لوگوں کو قرآن سے بات نہ ملے تو حدیث یا سنت۔ اور بھی اگر ان دونوں میں معاملات کا حل نہ ملے تو اسلام میں اجتہاد کے دروازے ہمیشہ کے لیے انسانیت کے لیے اسلام نے کھول دیئے ہیں

اسلامی گورننس کی خصوصیات

عوام کی فلاح و بہبود

اسلام میں گورننس کا سب سے پہلا مقصد عوام کی فلاح و بہبود ہے۔ جس میں اس بات کا قطعی خیال نہیں کیا جاتا کہ سامنے والا انسان مسلم ہے یا غیر مسلم۔ اس ضمن میں حضرت عمرؓ کا مشہور واقعہ جس میں انہوں نے ایک غیر مسلم کو مانگتے دیکھا تو آپ نے اس سے وجہ پوچھنے کے بعد بیت المال سے اس کی مدد کی اور اس بات کو یقینی بنایا کہ غیر مسلم بوڑھے، بچے، معذور وغیرہ کا بھی بیت المال پر اتنا ہی حق ہے جتنا ایک مسلمان کا ہے۔ لہٰذا اسلام برابری کے اصولوں پر کھڑا ہو کر اپنے گورننس کے معاملات کو احکامات الٰہی میں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال لانے پر زور دیتا ہے

اسلامی گورننس: معاشیات

چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہٰذا اسلام اس بات کی ذمہ داری بھی لیتا ہے کہ عوام کو روزمرہ معاملات میں مشکلات کا سامنا بھی نہ کرنا پڑے اور لوگوں کو معاشی مشکلات سے بھی نکالا جائے۔ اس مقصد کے لیے اسلام میں **زکوٰۃ، عشر، خراج، خالصہ** وغیرہ سے ریاست خود کو مضبوط طریقے سے کرتی ہے اور عوام کو بھی معاشی طور پر مستحکم کرنے کی تدابیر کرتی ہے۔ جیسا کہ قحط میں ملک سے مدد بھیجنے والی رسد نے وہاں کے لوگوں کی جان بچائی۔ یہ بھی اسلامی ریاست کی ذمہ داریوں میں شامل تھا جو کہ گورننس کے ذریعے بہتر طریقے سے انجام پایا۔

عدالت: اسلامی گورننس

اسلام چونکہ تمام انسانوں کو برابر کا مقام دیتا ہے اس لیے اسلامی گورننس کے نظام میں عدالت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کا اندازہ حضرت عمرؓ کے زمانے میں اس شعبہ کے الگ قیام اور عاملوں کی تقرری بشمول ان کے وظائف سے لگایا جا سکتا ہے۔

عسکری معاملات: اسلامی گورننس

اسلام مسلمانوں کو دفاع کا حق بھی دیتا ہے اس سلسلے میں حضورؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے دور سے ہی عسکری ادارے کا باقاعدہ قیام اور مجاہدین کی تنخواہوں کا اجرا اس بات کی دلیل

ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس سلسلے میں مختلف شہروں کو آباد کر کے وہاں پہ مختلف فوجی چھاؤنیاں بھی دفاعی مقاصد سے بنوائیں۔

امن و امان: اسلامی گورننس

اسلام میں پولیس کے محکمے کا اجرا باقاعدہ طور پر حضرت عمرؓ کے دور میں شروع ہوا۔ جس کا مقصد امن و امان قائم کرنا، بازاروں کی حفاظت اور ناپ تول کے معاملات کو دیکھنا وغیرہ تھا۔ اس سلسلے میں عادی مجرموں کے لیے جیل خانہ جات کا بھی آغاز کر دیا گیا۔ تاکہ عام عوام لوگوں کے شر سے بچ سکیں۔

(و اللہ لا یحب الفساد)

تعلیمی معاملات: اسلامی گورننس

اسلام نے ہر شخص کو تعلیم کا حق دیا۔ اس سلسلے میں اسلامی گورننس کے تحت مختلف قسم کے مدارس قائم کیے گئے اور لوگوں کو مختلف علوم سیکھنے اور عوام اور حکمت کی معاونت کی طرف راغب کیا گیا۔

اسلامی گورننس: سیاست

جیسا کہ اسلام لوگوں کو اپنا خلیفہ منتخب کرنے کا حق دیتا ہے اس سے پتا یہ ثابت ہوتی ہے کہ اسلام میں بادشاہت کا کوئی بھی نظام نہیں۔

وامرھم شوریٰ بینھم۔
وشاورھم فی الامر۔ (القرآن)

اسلام میں خلیفہ کا تقرر شوریٰ سے ہوتا ہے جو کہ عوامی رائے ہی شمار کیا جاتا ہے۔

بیرونی معاملات: اسلامی گورننس

جیسا کہ حضورؐ نے بیرونی معاملات کو خود بھی دیکھا اور سفیروں کو خود رخصت اور قبول بھی کیا۔ اس طرح سفیروں کے لیے سرائے بھی تعمیر کروائے۔ جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اسلام میں گورننس کا تعلق نہ صرف اندرونی بلکہ بیرونی معاملات سے بھی ہے۔

حاصل کلام

اوپر بیان کردہ احکامات بشمول فوجی، سیاسی، عدالتی، امن و امان وغیرہ کا تعلق چونکہ گورننس سے ہے اور اسلام اپنے گورننس کے نظام اصول قرآن و سنت سے ماخوذ کرتا ہے۔ اس لیے میں گورننس براہ راست خدائی احکامات کے زیر سایہ کرتی ہے جس کا مقصد اللہ کے بندوں کو خدا کی طرف سے جاری کردہ حقوق کا اجراء ہے چونکہ اس مقصد کے لیے مسلمانوں کو ایسی میں خلیفہ چننے کی اجازت ہے جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ زمین پر اللہ کے احکامات کو نافذ عمل کرنے اور حقوق العباد کو ادا کروانے کے لیے خلیفہ کی حیثیت مرکزی ہے اور گورننس کا ہیڈ بھی اسلام میں خلیفہ کو ہی مانا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

Question: 3

اسلام میں احتساب سماجی کنٹرول، خوشحال معاشرہ

تعارف

احتساب کا بنیادی مقصد قانون کی حکمرانی ہے۔ جس سے لوگوں کو ان کے حقوق سلب ہونے سے بچانا، برابری کی سطح پر سمجھنا، سب کا عدالتی احترام اور بشمول عوام کی امن و امان کو قائم رکھنا جیسے عوامل شامل ہیں۔ ان احتساب کے عوامل سے نہ صرف معاشرے میں کنٹرول آئے گا بلکہ اس سے لوگوں کا اعتماد نظام پر بڑھ جاتا ہے جس میں لوگوں کو ان کے بنیادی حقوق سلب ہونے کا خطرہ نہ، تعصب نہ انصافی اور نہ ہی جان و مال جیسے خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ جس سے نہ صرف لوگ نظام کی مدد کرنے والے کام کرتے ہیں بلکہ نظام کو مزید مضبوط بنانے کے لیے اپنے وسائل بھی بروئے کار لاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اسلام جو کہ ایک عالمگیر مذہب ہونے کے ناطے تمام انسانوں کو اپنے بیان کردہ تمام حقوق فراہم کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف اسلامی احتسابی نظام کی مضبوطی بلکہ آفاقی حیثیت کا اندازہ بھی لگایا جا سکتا ہے۔

اسلام میں احتساب اور سماجی کنٹرول

اسلامی احتسابی نظام برابری کی سطح پر سب کو تصور کرتا ہے۔ جس کی مثال ہمیں حضورؐ کے مبارک دور میں ملتی ہے۔ جب ایک فاطمہ نامی عورت کے لیے سفارش کی گئی تو آپؐ نے انکار کر دیا۔

حقوق کی فراہمی: اسلامی احتسابی نظام

اسلام میں احتسابی نظام کا اندازہ حضرت عمرؓ کے اس طرزِ عمل سے لگایا جا سکتا ہے۔ جب اُن کے پاس مختلف جلیل القدر صحابہ حضرت سعد بن وقاص اور حضرت عمارؓ کی شکایات موصول ہوئیں تو آپؓ نے انہیں گورنری سے معزول کر دیا۔ اسی طرح غیر مسلموں کے علاقہ کو جانے والی نہر جو گورنر سے کھدوائی گئی تھی، جس کی شکایت پر حضرت علیؓ نے وہاں کے گورنر کو معاف کروانے اور مختلف ہدایت غیر مسلموں کے بارے میں جاری کیں۔ اسلامی احتسابی نظام سے اُس میں رہنے والوں کو اُن کے حقوق کی مکمل فراہمی کروائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے اسلامی معاشرے میں سماجی کنٹرول کو یقینی بنایا جاتا ہے۔

امن و امان قائم رکھنا

اسلام میں امن و امان کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اس مقصد کے لیے وقت فوقتاً مختلف اقدامات بھی کیے گئے ہیں

جس میں امیر و غریب، مسلمان و غیر مسلم سب کو ایک سطح پر پرکھ کر امن و امان قائم رکھنے کے لیے کسی بھی عدالت کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس سے لوگوں میں نظام پر اعتماد بحال امن و امان قائم ہوتا ہے۔ جو کہ سماجی کنٹرول کی طرف معاشرے کو لے کر جاتا ہے۔

جان و مال کی حفاظت

جیسا کہ اسلام تمام لوگوں کو بشمول ذمی کو بھی جان و مال کی حفاظت کا یقین دلاتا ہے۔ اس سے لوگوں میں نظام اور حکومت کی طرف سے لگائی پابندیوں اور قوانین کی ماننا ضروری ہوتا ہے۔ جس سے نہ صرف لوگوں میں اعتماد پیدا ہوتا ہے بلکہ معاشرے میں ایک کنٹرول بھی قائم ہوتا ہے

عدالتی احترام

اسلام میں تمام، خلیفہ سے لے کر ادنیٰ قسم کا انسان بھی عدالتی فیصلوں کا پابند ہوتا ہے جو کہ کسی بھی وقت کسی کو بھی طلب کرنے میں عار محسوس نہیں کرتا۔ جس سے لوگوں میں سماجی کنٹرول اور اعتماد پیدا ہوتا ہے

نتیجہ

نتیجتاً اُن تمام حقوق کی طرح ہی اسلام احتساب کے ذریعے یقینی بناتا ہے جس کا ذکر

ایلڈ نے اپنی کتاب میں کہا اور اس طرح سے لوگوں میں ریاست کی طرف ایک اعتماد کی فضا قائم ہوجاتی ہے اور لوگ سماجی کنٹرول کی طرف مبذول ہوجاتے ہیں

اسلامی احتساب اور خوشحال معاشرہ

اسلام تمام لوگوں کو برابر کے اصولوں کی سطح پر دیکھتا ہے اور کسی کے حق کی تلفی کی کبھی بھی تائید نہیں کرتا جس سے لوگوں میں نظام کی طرف اعتماد پیدا ہوتا ہے اور لوگوں میں اور اسی طرح مجموعی طور پر معاشرے میں خوشحالی آتی ہے۔

برابری کا سلوک: خوشحال معاشرہ

اسلام میں احتساب کے نظام کی وجہ سے سب کو جوابدہ ہونا پڑتا ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو برابر مواقع ملتے ہیں کہ وہ اپنا کوئی بھی کاروبار بغیر کسی خوف و خطر کے جاری رکھ سکیں جس کی وجہ سے معاشرہ خوشحال ہوتا جاتا ہے۔

قانون کی حکمرانی: حقوق کی ادائیگی اور خوشحالی

اسلام کے احتساب کے نظام میں کسی کو بھی یہ مرتبہ حاصل نہیں کہ وہ خلیفہ کا رشتہ دار ہے یہاں تک کہ اور اس کے گناہ / غلطی کو معاف کر دیا جائے۔

Scanned with CamScanner

خوبصورتی کی وجہ اسلام میں قانون کی حکمرانی
ہے جو کہ قرآن و سنت سے ماخوذ ہے۔ اس
کی وجہ سے لوگ بغیر کسی ڈر کے اپنے روز
مرہ کے معاملات زندگی اور کاروبار باآسانی ادا
کر سکتے ہیں اور اس طرح معاشرے میں خوشحالی
آتی ہے۔

حاصل کلام

اسلام بطور ضابطہ حیات انسانوں کے حقوق
کا داعی اور زمین پر اللہ کے احکامات کے نفاذ
کا ضامن احتساب کے معاملے میں نہ تو کوئی رتبہ
دیکھتا ہے اور نہ ہی تقویٰ و پرہیزگاری کیونکہ
ان تمام معاملات کا تعلق تمام معاشرے سے ہوتا ہے
لہٰذا اگر کسی ایک کو معاف کر دیا جائے تو باقیوں
کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور معاشرے میں
سماجی کنٹرول نہیں رہتا۔ اگر معاشرے میں سماجی
کنٹرول نہ ہو اور لوگوں کے حقوق سلب ہوں
اور کوئی پوچھنے والا نہ ہو تو اس طرح سے معاشرے
میں بگاڑ پیدا ہوتا اور لوگ خوشحالی کو ترستے رہ جاتے
ہیں۔ اسلام ان تمام معاملات میں انسانیت کی
رہنمائی کر کے آفاقی احتسابی اصولوں سے معاشرے
میں سماجی کنٹرول اور پھر معاشرے کو خوشحالی کی
طرف لے کر جاتا ہے۔

16

Scanned with CamScanner